سلسلة مطوية بالأردو (167)

میراث
ہضم کرنے والے
(آکل المیـــراث)

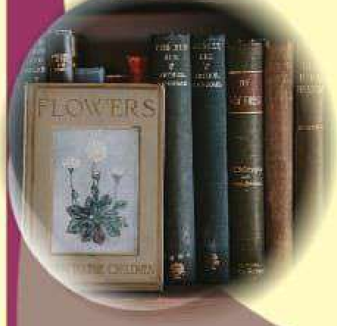

اعداد
ندیم اختر سلفی
داعية هندي
بجمعية الدعوة والإرشاد وتوعية
الجاليات بحوطة سدير

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

یہ داستان کسی ایک کی نہیں بلکہ نظر اٹھاکر دیکھیں گے تو اکثر لوگ اس کہانی کے کردار نظر آئیں گے، یہ شرعی آئینہ کسی کے لئے خاص نہیں ہر شخص اپنے آپ کو اس میں دیکھ کر اندازہ کرلے کہ وہ کہاں کھڑا ہے ، اگر اس آئینے میں اپنا چہرہ دکھائی دے تو پھر اللہ کا خوف کھائیں اور پہلی فرصت میں وارثوں تک ان کا حق پہنچائیں، بہت سارے نیک لوگ وراثت کے معاملے میں بُرے بن جاتے ہیں اور بہت سارے مظلوم اپنے اوپر ظلم کی دُہائی دینے والے وراثت اور ترکہ کے معاملے میں ظالم بن جاتے ہیں، محبت اور رشتے کی ساری حقیقت وراثت کے معاملے میں جگ ظاہر ہوجاتی ہے۔

میراث کی تقسیم سے مہینوں اور سالوں تک چشم پوشی کرنا یقیناً ظلم اور زیادتی ہے جس کے نتیجے میں بعض ورثاء ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اور باقی دوسرے پریشانی اور تنگ دستی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، جھوٹی تسلّی اور جھوٹا وعدہ دلاکر ٹال مٹول کرتے ہوئے سالوں گزر جاتے ہیں اور وراثت تقسیم نہیں ہوتی، اگر مان بھی لیا جائے کہ سارے ورثاء خوش حال ہیں پھر بھی کس حق سے مالِ وراثت پر پنجہ مار کر بیٹھنے والے یہ لوگ دوسرے وارثوں کے حق کو روکے رکھتے ہیں؟ جو شخص دنیا سے رخصت ہوا ہے اصل اور واجب یہ ہے کہ بنیادی حقوق کفن دفن، وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد اس کا ترکہ فوراً تقسیم کردیا جائے،

بغیر کسی سخت مجبوری کے سماجی چلن کا بہانہ بناکر تقسیم نہ کرنا ظلم اور شرعی حدود سے تجاوز کرنا ہے چاہے اس کا مرتکب کوئی بھی ہو باپ ہو یا ماں ، بھائی ہو یا بہن کسی کو بھی ایسا کرنے کا حق نہیں دیا ہے شریعت نے۔

دینی اور ملی بھائیو! یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو مسلمانوں کے بیچ بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جو ایک ہی خاندان کے درمیان جھگڑے ، اختلافات اور مصیبتوں کا سبب بنتا جارہا ہے جس کے نتیجے میں ایک ہی گھر کے افراد ایک دوسرے کے دشمن ہوتے جارہے ہیں، رشتے کمزور ہورہے ہیں اور سماج ومعاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے، اس صورت حال پر بہت سارے لوگ شکوہ والم کی داستان ایک دوسرے کو سنانے لگے ہیں، اور وہ ہے میراث اور ترکہ میں ظلم کرنا، وارثوں کے حقوق کو ہضم کرجانا، ترکہ نہ دینے کے لئے بہانے اور حیلے تراشنا، ترکہ کی تقسیم میں سماجی پرمپراؤں کی دُہائی دینا جس کے نتیجے میں نہ جانے کتنے وارث میراث سے محروم کردئے گئے، نہ جانے کتنی عورتیں اور یتیموں کے حقوق دبادئے گئے ، مکر وسازش کے نتیجے میں بیواؤں اور بہنوں کو ان کے حقوق سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا گیا ، کمزوروں کی آواز کو دبا دیا گیا، چند ایک کی گندی سوچ، ہٹ دھرمی اور مال کی ہوس نے نہ جانے کتنوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کی۔

بے شک میراث اور ترکہ وارثوں کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود تقسیم کرکے حقداروں کو دینے کا حکم دیا ہے ، یہ فرض اور تقسیم اللہ کی طرف سے ہے اور جو اللہ کے مقرر کردہ حدود میں زیادتی کرے گا، اس تقسیم کو بدلنے ، اس کے دستاویز اور ثبوتوں کو چھپانے، صرف اپنے لئے استعمال کرنے، اس کی تقسیم میں ٹال مٹول کرنے، اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے، بعض وارثوں کو اس کے حقوق سے دست بردار ہونے پر کسی نہ کسی طریقہ سے مجبور کرے گا ، اللہ کی تقسیم پر عمل کرنے سے بھاگے گا اور وارثوں کو اس کے حق سے محروم کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ ایسے ظالموں سے آخرت سے پہلے دنیا میں ہی اسے اس کے انجام تک پہنچائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ)(سورة إبراهيم: 42) (ترجمہ: ناانصافوں اور ظالموں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھ، وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی)، سورہ ھود آیت نمبر(18) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) (ترجمہ: خبردار ہوکہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر)، اور حدیث قدسی میں حضرت ابو ذر الغفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ : (يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا)(مسلم ح: 2577) (ترجمہ: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو)۔

اللہ تعالیٰ نے وراثت کا حصہ خود ہی متعین کیا ہے، کسی بھی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا چاہے وہ باپ ہو یا ماں بھائی ہو یا کوئی اور کہ کسی وارث کو اس کے ترکہ اور حق سے روک دے اور اسے نہ دینے کے لئے بہانے بہائے۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إنّ الله قد أعطى كلّ ذي حقٍّ حقّه؛ فلا وصيّة لوارثٍ) (أبوداؤد ح: 2870) **(ترجمہ:** اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے (یعنی ورثاء کے حصے مقرر کر دئے ہیں) پس اب کسی بھی وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی)۔ میراث کی تقسیم کے متعلق سورہ نساء کی آیت نمبر (11) کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ: (فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا) **(ترجمہ:** یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے)، اور آیت نمبر (12) کے آخر میں فرمایا کہ: (وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ) **(ترجمہ:** یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے، اور اللہ دانا بردبار ہے)، اور آیت نمبر (13 ، 14) میں میراث کے بارے میں فرمایا: (تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ، وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ) **(ترجمہ:** یہ حدیں اللہ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، ایسوں ہی کے لئے رسوا کن عذاب ہے)۔

میراث کی تقسیم میں تاخیر کے اسباب:

(1) **ایمان کی کمزوری:** اس کا سب سے بڑا سبب ہے، میراث کو تقسیم نہ کرکے اس سے فائدہ اٹھانے والا چاہے نمازی اور حاجی کیوں نہ ہو سچائی یہی ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہے، اگر دل میں اللہ کا خوف ہوتا تو ٹال مٹول کرکے وراثت کے مال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا، ایک طرف خالق کی بندگی اور دوسری طرف مالِ وراثت میں زیادتی کرکے اس کی مخلوق پر ظلم ؟

(2) **عورتوں کے میراث میں قرابت داروں کی لالچ:** میراث کا مال کھانے والے بہت سارے لوگوں کے دلوں میں اس قدر لالچ بھری ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر میراث تقسیم کیا جائے تو اس کے حصے کا مال کم ہوجائے گا۔

(3) **سماجی رسم ورواج:** سماج پر میراؤں کی دُہائی دیتے ہوئے میراث کی تقسیم میں اس قدر تاخیر کرتے ہیں کہ کئی ورثاء عاجز آکر اپنے حقوق سے دست بردار ہوجاتے ہیں، اور خون کے آنسو پی کر ضبط کرلیتے ہیں۔

میراث کھانے والوں کی سزا:

(1) **وارثوں کا حق نہ دینے والے** اللہ کے مقرر کردہ حدوں میں زیادتی کرنے والے ہیں چاہے وہ وارث بھائی ہو یا بہن یا کوئی بھی وارث ہو۔ اور جو لوگ تقسیم سے پہلے مشترک مال میں بغیر ورثاء کے مرضی کے کسی بھی طرح کا تصرّف کرتے ہیں وہ در اصل باطل اور ناجائز طریقے سے مشترک وراثت سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔

اور یہی فائدہ کل قیامت کے دن ان کے لئے وبال جان بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : (وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ) (سورۃ البقرہ: 188) (ترجمہ: اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو)۔

(2) **یہ دو کمزوروں کا حق کھانے والے لوگ ہیں:** جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ)(ابن ماجہ ح: 3678، احمد ح: 9664) (ترجمہ: اے اللہ ! میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (یعنی ان کا حق مارنے کو حرام قرار دیتا ہوں) ایک یتیم اور دوسری عورت) ، بڑے بدبخت ہیں وہ لوگ جو یتیم اور بیوہ کا مال ناحق کھالیتے ہیں، یہ دونوں بڑے ناتواں اور کمزور ہوتے ہیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ انہیں اور دینا چاہئے لیکن لوگ انہیں کمزور سمجھ کر ان کا حق کھانے میں ذرا بھی شرم نہیں کرتے۔

(3) **وارثوں کا حق نہ دینے والے یا اس میں ٹال مٹول کرنے والے رشتوں کو کاٹنے والے لوگ ہیں** کیونکہ جب وارثوں کو ان کا حق دینے میں بہانے تراشے جائیں گے، کمزور عذر پیش کئے جائیں گے تو رشتے خود بخود کمزور ہوں گے یا ٹوٹ جائیں گے چاہے ایسے لوگ کتنی محبت کا اظہار کیوں نہ کرلیں ۔ اگر ان کے دلوں میں واقعی محبت ہے تو پہلی فرصت میں ان کا حقِ وراثت ان کے حوالے کریں، اور جھوٹی محبت کا سہارا لے کر ان کے حق سے فائدہ اٹھانے سے انہیں نہ روکیں، ہمارے سماج میں دشمنی اور بغض وعناد کی یہ بہت بڑی وجہ بن چکی ہے۔

اور ایسے لوگوں کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ضرور یاد رکھنی چاہئے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مامن ذنبٍ أجدرُ أن يُعجّلَ لصاحبِه العقوبةَ مع مايُدَّخرُ له في الآخرةِ من البَغْيِ وقطيعةِ الرّحمِ) (أبوداؤد ح: 4902،ترمذی ح:، 2511ابن ماجہ ح: 4211) (ترجمہ: زیادتی اور قطع رحمی (رشتوں کو توڑنے) سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جلدی دے دیتا ہے جب کہ اس کے ساتھ اس کے لئے آخرت کا عذاب بھی سنبھال رکھتا ہے)۔

(4) **اپنے قرابت داروں کا حقِ وراثت کھانے والے** چاہے دنیا میں کتنے ہی بڑے مالدار اور نیک کیوں نہ کہلائیں قیامت کے دن وہ مفلس ہی رہیں گے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (أَتَدْرُونَ ما المُفْلِسُ؟ قالوا: المُفْلِسُ فِينا مَن لا دِرْهَمَ له ولا مَتاعَ، فقالَ: إنَّ المُفْلِسَ مِن أُمَّتي يَأْتي يَومَ القِيامَةِ بصَلاةٍ، وصِيامٍ، وزَكاةٍ، ويَأْتي قدْ شَتَمَ هذا، وقَذَفَ هذا، وأَكَلَ مالَ هذا، وسَفَكَ دَمَ هذا، وضَرَبَ هذا، فيُعْطَى هذا مِن حَسَناتِهِ، وهذا مِن حَسَناتِهِ، فإنْ فَنِيَتْ حَسَناتُهُ قَبْلَ أنْ يُقْضَى ما عليه أُخِذَ مِن خَطاياهُمْ فَطُرِحَتْ عليه، ثُمَّ طُرِحَ في النَّارِ) (مسلم ح: 2581) (ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی روپیہ پیسہ اور ساز و سامان نہ ہو، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا، تاہم اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت دھری ہوگی،

کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا اور کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا، چنانچہ اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور اس پر واجب الاداء حقوق ابھی باقی رہے تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا)۔

میراث کا مال کھانے والے آج دینا میں جی بھر کر کھالیں لیکن کل قیامت کے دن انہیں ذلت کے ساتھ ایک ایک حق اور پائی کا حساب دینا پڑے گا۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَتُؤَدُّنَّ الحُقُوقَ إلى أهْلِها يَومَ القِيامَةِ، حتَّى يُقادَ لِلشّاةِ الجَلْحاءِ، مِنَ الشّاةِ القَرْناءِ)(مسلم ح:2582) (ترجمہ: تمھیں روزِ قیامت حق والوں کے حق ضرور ادا کرنے ہوں گے حتی کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا)۔

میراث کے مال پر قبضہ کرکے خاموش رہنے والے بھائیو! اگر دل میں اللہ کا خوف باقی ہے تو حقداروں کے ساتھ حق تلفی نہ کریں، میراث کے معاملہ میں ان پر ظلم نہ کریں ورنہ اس کے بھیانک انجام کا سامنا بروز قیامت کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مَن كَانَتْ له مَظْلِمَةٌ لأخِيهِ مِن عِرْضِهِ أوْ شيءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ منه اليَومَ، قَبْلَ أنْ لا يَكونَ دِينارٌ ولَا دِرْهَمٌ، إنْ كانَ له عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ منه بقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ، وإنْ لَمْ تَكُنْ له حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِن سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عليه) (بخاری ح: 2449)
(ترجمہ: جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز کے متعلق ظلم کیا ہو اس کو چاہئے کہ آج اس سے معاف کروا لے (اس کا حق دے کر بری الذمہ ہوجائے)،

قبل اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے (کیونکہ قیامت کے دن) اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوں گی تو جتنی اس نے حق تلفی کی ہو گی، اس قدر اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی، تو اس کے بھائی کی برائیوں کو لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دیا جائے گا)۔

(5) میراث ہضم کرنے والے در اصل اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا: (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً) (سورۃ النساء:10) (ترجمہ: جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں، اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے)۔

اگر آپ کے دل میں ذرا بھی ایمان، اللہ کا ڈر، قیامت کے دن سب کے سامنے رسوائی کا خوف اور شرم وحیا باقی ہے تو ترکہ کی تقسیم میں کوئی بہانہ نہ بنائیں، لوگوں کا مال کھاکر آپ اللہ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں؟ تقسیم کئے بغیر کب تک مشترک میراث سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرتے رہیں گے؟ چند چیزوں کے لئے کب تک اپنے دین کو بیچتے رہیں گے؟ چند سکوں کے لئے کب تک رشتوں کا بھرم توڑتے رہیں گے؟